مولانا سعید احمد بھٹو

سلسلہ مباحث عروج و زوال اسرائیل

اسرائیل حضرت امام مہدیؓ کے ظہور پرنور تک تحلیل ہوجائے گا

مشیت الٰہی کے تقاضے:

دنیا میں قدرت کے دو قسم کے قوانین نافذ العمل ہیں: (۱) عام طبعی قوانین (۲) خاص طبعی قوانین: مثلاً ماں باپ سے اولاد کا پیدا ہونا قدرت کا عام قانون ہے۔ خاص قانون کے مطابق ماں، باپ یا دونوں کے بغیر انسان کا پیدا ہونا جیسے حضرت آدم مشت خاک سے، حضرت حوا بائیں پسلی سے اور حضرت عیسیٰ بن باپ کے پیدا ہوئے، حضرت عیسیٰ کو رب پاک نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں روح پھونکتے تو اڑنے لگ جاتا، رسول کریم ﷺ کے ہاتھ کے اشارہ سے چاند دو نیم ہوگیا۔ اس نوع کے مظاہرِ قدرت کو "خرق عادات" بھی کہا جاتا ہے اور معجزات بھی۔ جب دنیا میں بگاڑ اور فساد حد سے بڑھ جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ خصوصی احکامات یا خرق عادات قوانین کے ذریعہ فساد کا انسداد کردیتاہے۔ جب دنیا میں انقلاب رونما ہونے والا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ انقلاب دشمن عناصر سے وہی کام لیتا ہے۔ چنانچہ مشہور تاریخی حقیقت ہے کہ جب نمرود کو بتایا گیا کہ ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جس کی وجہ سے تیرے اقتدار کا سورج غروب ہوجائے گا تو اس نے نسل کشی کی پالیسی اپنائی اوراپنے تئیں سمجھ بیٹھا کہ اب خطرہ ٹل جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آزر کے گھر میں سیدنا ابراہیمؑ کو پیدا فرمایا جونمرود کا دست راست اور ملک کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا تھا۔ تفسیری روایات کے مطابق جب نمرودی کارندے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر پہنچے تو ماں نے سپاہیوں کی سن گن پاکر، کوئی اور چارہ کار نہ دیکھ کر اپنے لخت جگر کو سلگتے تنور کی نذر کردیا۔ سپاہی تلاشی لینے کے بعد جب واپس چلے گئے تو ماں نے تنور میں جھانکا۔ کیا دیکھتی ہیں کہ انگارے اس نومولود کے لئے پھول بن گئے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سنِ شعور کو پہنچے اور معرکہ نمرود وخلیل برپا ہوا تو اللہ کے خلیل کو زندہ جلانے کا سرکاری آرڈر ہوا، مگر اس موقعہ پر ایک بار پھر طبعی قوانین معطل ہوجاتے ہیں اور مادہ پرست انسان یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں کہ وہ آگ جو جانے کتنی مادی چیزوں کو آج تک بھسم کرچکی ہے، وہ ایک گوشت پوست کے انسان کے لئے گلستان بن جاتی ہے۔ فجعلنا هم الاخسرين (پھر ہم نے نمرودیوں کو ذلیل و خوار کردیا) اب دیکھئے! وہ شخص جس کو اپنی مادی قوت، حکومت و سطوت پراتنابے جا غرورتھا کہ اپنے تئیں انسانوں کا خدا بن بیٹھا تھا، اللہ تعالیٰ نے کس طرح بغیر کسی لاؤ لشکرکے اور طبعی قوانین کے بالکل برعکس اسے پکڑا کہ کسی کے سان گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس طرح اس کا ذلت آمیزخاتمہ ہوجائے گا۔ تفسیری روایات کے مطابق ایک لنگڑا مچھراس کی ناک میں گھسا جو دماغ تک پہنچ گیا اور اسے کاٹنے لگا، جس کی وجہ سے نمرود کو ناقابل برداشت اذیت ہونے لگی۔ جب سر پر جوتے مارے جاتے تو، اسے قدرے سکون میسر ہونے لگتا تھا۔ دن رات جوتے کھا

کھا کر وہ چالیس دن کے اندر ذلت کی موت مرگیا۔ واللہ علیٰ کل شیء قدیر، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اندھی، بہری، گونگی قوم کو یہ سبق آموز منظر دکھادیا کہ اے لوگو! دیکھ لو یہ ہے تمہارا وہ جھوٹا معبود جسے تم پوجتے ہو، لیکن اتنا ضعیف معبود کہ خود کو مچھر جیسی ادنیٰ مخلوق سے بھی نہ بچا سکا، ضعف الطالب والمطلوب۔

اسی نوع کا واقعہ سیدنا کلیم اللہ علیہ السلام کا بھی ہے۔ فرعونوں نے موسیٰ علیہ السلام کے خطرہ کا انسداد کرنے کے لئے تفسیری روایات کے مطابق اسی ہزار معصوم بچے قتل کروائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سیدنا موسیٰ کو پیدا فرمایا بلکہ اپنے خصوصی انتظامات کے تحت فرعون ہی کے گھر میں آپ کی پرورش بھی فرمائی۔ اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی اس جھوٹے انسان نے آنکھ نہ کھولی کیونکہ اقتدار کی ہوس نے اسے اندھا، گونگا، بہرہ کردیا تھا، حضرت موسیٰ چالیس سال تک اسے معجزے دکھاتے رہے، مگر وہ انا ربکم الاعلیٰ کی لاف زنی سے باز نہیں آیا۔تا آنکہ ضربات کلیمی کے نتیجہ میں فرعون کی ''بھونڈی خدائی'' کا سورج دریائے نیل میں ہمیشہ کے لئے غرق ہوگیا۔ جب مادی دنیا کے حجابات اٹھ گئے اور موت کے فرشتہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تب وہ کافر زادہ پکار اٹھا کہ انا من المسلمین (میں مسلمانوں میں سے ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا اب تو ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدین میں سے تھا۔

مثل مشہور ہے کہ ہر فرعون را موسیٰ۔ ہر فرعون کے لئے موسیٰ ہوتا ہے۔نہ صرف تاریخی حقائق بلکہ قرآن و حدیث کی نصوص بھی اسی حقیقت کی نقاب کشائی کرتی ہیں۔ مغربی ممالک، کمزور اقوام کا کس طرح صدیوں سے خون چوس رہے ہیں، اس کی وجہ سے ان کا یوم الحساب دن بدن قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے اور خود ان کے ''اپنے لوگ'' ان کی بربادی کے دعوے کررہے ہیں۔ چند روز پہلے انٹرنیٹ پر فرانسیسی راہب ناسٹرڈیمسن کی شخصیت کے بارے میں ایک فیوچر پڑھنے کو ملا۔ جو سولہویں صدی عیسوی کے آغاز میں پیدا ہوا اور جس کی پیشین گویاں مغرب میں بہت مشہور ہیں، جن میں سے ایک پیشین گوئی یہ بھی ہے کہ بیسویں صدی میں ایک عرب فاتح پیدا ہوگا جو مغرب کو فتح کرے گا۔ ناسٹرڈیمسن کی یہ پیشین گویاں آئے دن وہاں اخبارات شایع کرتے رہتے ہیں اور ان کی فیچر فلمی دکھائی جاتی ہیں، اس چیز نے مغربی حکمرانوں کے ایوانوں میں بھونچال سا پیدا کردیا ہے، ہوسکتا ہے کہ اسی پس منظر میں مغربی ماہرین نے ''اسامہ'' اور ''القاعدہ'' کا کردار تخلیق کیا ہو، جس کو بنیاد بنا کر مغرب کے فاشی اور فرعون صفت لیڈر اسلامی دنیا کو نشانہ بنانے میں مشغول ہیں۔

یہاں اس بحث میں پڑنا مقصود نہیں کہ کسی راہب کی باتوں پر اعتبار کہاں تک کیا جاسکتا ہے؟ اگر چہ یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ ایک یہودی کاہن لڑکے کے پاس اس کی غیر معمولی ''علمیت'' کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے پاس ایک بار نہیں چار بار گئے تھے، اس سے سوالات پوچھے تھے جس کا اس نے صحیح جواب دیا تھا، جس کی بنا پر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تا کہ میں اس دجال کو قتل کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ واقعی وہی دجال ہے تو آپ اسے قتل کر نہیں سکتے، اسے تو حضرت عیسیٰ ہی قتل کریں گے، اگر یہ وہ دجال نہیں تو پھر آپ کو حق نہیں کہ آپ ایک معاہد کو قتل کریں۔ اس کا نام ''ابن صیاد'' تھا۔یہ قصہ تفسیر و احادیث کی کتب میں بہت مشہور ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات بعض کاہنوں کی بعض باتیں صحیح بھی ہوتی ہیں۔ آخر فرعون و نمرود کو بھی تو پیشگی خطرہ کا علم ہو ہی گیا تھا، ظاہر ہے کہ آسمانی کتابیں تو ان کے بعد کی نازل کردہ ہیں، لامحالہ طور پر ماننا پڑے گا کہ اس وقت کہانت وغیرہ ذرائع سے ان کو آنے والے انقلاب کا اندازہ ہوگیا تھا۔ نیز بخاری حدیث نمبرے میں ہے کہ قیصر روم کو علم نجوم کے ذریعے نبی ﷺ کے ظہور پرنور کا علم ہوگیا تھا:

وكان ابن الناطور صاحب ايلياء و هرقل - سقفا على نصارى الشام يحدث ان هرقل حين قدم ايلياء اصبح يوما خبيث النفس، فقال بعض بطارقته: قد استنكرنا هيئتک. قال ابن الناطور وكان هرقل حزأ ينظر في النجوم، فقال لهم حين سالوه انى رايت الليلة حين نظرت في النجوم ملک الختام قد ظهر... ثم كتب هرقل الى صاحب له برومية وكان نظيره في العلم.... حتى اتاه كتاب من صاحبه يوافق راى هرقل (فتح الباری ص۳۳ ج۱) یعنی ایک صبح ہرقل غمگین نظر آیا۔ اس کے مصاحبین نے کہا کہ خیر تو ہے ہم آپ کو مغموم دیکھ رہے ہیں۔ وہ بولا کہ رات میں نے علم نجوم کے ذریعے حساب لگایا تو پتہ چلا کہ ختنہ کرانے والوں کا بادشاہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اس نے روم (اٹلی) میں اپنے ایک ساتھی کو جو اس کا علم میں ہم پلہ تھا، خط کے ذریعہ اس واقعہ سے آگاہ کیا، اس نے بھی قیصر کی رائے سے موافقت کا اظہار کیا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نبی اکرم ﷺ نے قیصر کو دعوت اسلام کے سلسلہ میں حضرت دحیۃ الکلبی کے ذریعے نامہ گرامی بھیجا تھا۔

قارئین کرام! ظہور اسلام سے قبل کہانت کا علم مروج تھا، جو کبھی شیاطین کے ذریعہ اور کبھی علم نجوم کے ذریعے حاصل کیا جاتا تھا۔ نزول قرآن کے بعد یہ طریقہ مسدود کردیا گیا۔ اسلام نے اس طریقہ سے اخذ کردہ معلومات کو ناقابل اعتماد قرار دیا اور بتایا کہ ننانوے درجہ جھوٹ میں ایک درجہ سچ ملاکر شیطان اپنے کاہنوں کو غیب کی باتیں بتایا کرتے تھے۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مغربی ممالک میں ناسٹرڈیمس کی طرف سے ایک غیر معمولی عرب فاتح کی طرف سے یورپ کو فتح کرنے کی جو پیشین گوئی مشہور ہے وہ ان احادیث سے ماخوذ ہے، جن میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور بڑی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں آپ کا ظہور ہوگا اور آپ یورپ کو فتح کریں گے۔ ظاہر ہے مغربی اصحاب علم وفن جو دعویٰ کرتے ہیں کہ تحت الثریٰ میں بھی کوئی چیز ہو تو ہم فضاؤں سے بھی ان کو دیکھ سکتے ہیں ان سے اسلامی تعلیمات مخفی نہیں رہ سکتیں، مگر اسلام سے تعصب کی بنا پر اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ مسلمانوں کے دیگر نظریات کی مانند ان کا ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ سے پہلے ایک عظیم عرب فاتح پیدا ہوگا جو یورپ کو فتح کرے گا: واخرج ابن الجوزی فی تاریخه عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ :ملک الارض اربعة مؤمنان و كافران فالمؤمنان ذوالقرنين و سليمان و الكافران نمرود و بخت نصر وسيملكها خامس من اهل بيتی (الحاوی للفتاویٰ للسیوطی ص۸۱) ابن عباس کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں چار بڑے حکمران گزرے ہیں۔ دو مؤمن دو کافر۔ مؤمن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہما السلام (جن کی سلطنت کا قرآن مجید میں بیان ہے) اور کافر (عراق کا) نمرود اور (ایران کا مجوسی حکمران) بخت نصر۔ عنقریب پانچواں (ان جیسا مسلم) فرمانروا پیدا ہوگا جو میری اولاد میں سے ہوگا (یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ)

قارئین کرام! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شخصیت بہت طاقتور ہوگی جو مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی انحطاط کی انتہائی حالت میں ظاہر ہوگی اور تمام حریف قوتوں پر چھا جائے گی۔ اس کے ظہور کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یوں پیشین گوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں جبکہ اہل یورپ عالم عرب کو تباہ و برباد کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوں گے اور جس کے نتیجہ میں علاقہ میں بہت خون خرابہ اور فتنہ و فساد پھیل جائے گا، ان حالات میں حرمین شریفین کے علاقے میں ایک عالمگیر اسلامی شخصیت پیدا ہوگی، جو عرب و عجم پر حکمران ہوگی اور جارح یورپی افواج کو مارتے مارتے، مغربی ممالک کو فتح کرتے ہوئے جب موجودہ اٹلی کے دارالحکومت کو فتح کریں گے تو دجال اعظم

ظاہر ہوگا۔ پھر آپ اس کے خلاف جہاد شروع کریں گے۔
اس موضوع کی احادیث متواتر ہیں اور بخاری و مسلم سمیت تمام کتب احادیث میں موجود ہیں اور لوگوں نے اس پر مستقل کتابیں بھی لکھیں ہیں۔ مگر اس کے باوجود بعض حضرات جو احادیث کے علم سے بے بہرہ ہیں، اپنے خود ساختہ مفروضات کی بنا پر اس نظریہ کو مشکوک بنانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفصیل کے ساتھ حضرت امام مہدی کی شخصیت کو احادیث نبوی کی روشنی میں قارئین کے سامنے پیش کیا جائے۔ پہلے اس منفی سوچ کا مثبت اور مسکت جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے، جو منکرین مہدی آئے دن پھیلاتے رہتے ہیں۔ ''دائرہ معارف اسلامیہ'' مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی ج ۳ ص ۸۶۰ میں ہے:

''احادیث کی دوسرے درجے کی کتب (سنن وغیرہ) میں اس نوع کی پیشین گوئیاں بکثرت ملتی ہیں۔ بایں ہمہ اس بارے میں اول درجے کی کتب حدیث (بخاری و مسلم) بالکل خاموش ہیں۔ مزید برآں اس نوع کی روایات کی استنادی حیثیت بھی زیادہ ثقہ نہ ہونے کی وجہ سے محل نظر ہے، جیسا کہ ابن خلدون وغیرہ نے تفصیلی بحث سے ان روایات کا کمزور ہونا ثابت کیا ہے۔۔۔۔۔۔ تمام سنی ایمان رکھتے ہیں کہ آخر میں ایک مجدد دین ضرور آئے گا، لیکن ان کا یہ عقیدہ نہیں کہ اس کا نام بھی ضرور مہدی ہی ہوگا۔ صحیحین، یعنی صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں مہدی کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح سنیوں کے مستند علمائے دین اس مسئلے پر بحث ہی نہیں کرتے۔ الایجی کی تصنیف مواقف میں اس کا ذکر نہیں اور نہ اشراط الساعۃ میں اس کا کوئی حوالہ ہے۔ النسفی اپنی کتاب عقائد میں صرف دجال اور نزول عیسٰی کا ذکر کرتے ہیں۔ التفتازانی اپنی شرح میں صرف دس علامتوں کا ذکر تو کرتے ہیں، لیکن مہدی کا ذکر وہاں بھی نہیں آتا۔ الغزالی ایسے مقبول عام علامہ دین نے بھی اپنی کتاب احیاء کے آخری باب میں علامات کے متعلق کچھ نہیں لکھا اور نہ معاد کی بابت، البتہ حج کی کتاب میں (طبع ۱۳۳۴ھ، ا ک ۲۱۸، اتحاف، شرح سید مرتضی، ۲۷۹:۴) معمولی سا حوالہ خروج دجال کے متعلق ہے، لیکن مہدی کا ذکر نہ متن میں ہے نہ شرح میں۔ الغالی کی اس عبارت میں سارا زور اس امر پر دیا گیا ہے کہ سب لوگ دین سے پھر جائیں گے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ (اسی طرح دیگر اکابر امت نے اس مسئلے کو درخور اعتنا نہیں سمجھا)'' (دائرہ معارف اسلامیہ کی عبارت پوری ہوئی)

قارئین کرام! ایک علمی ادارہ کی غیر علمی باتیں آپ کے سامنے ہیں۔ اندازہ فرمایئے کہ کس طرح چند مفروضات قائم کر کے مسئلہ ظہور مہدی کو مشکوک بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کافی عرصہ قبل راقم الحروف نے اس مسئلہ پر ادارہ کے متعلقین کو ایک مبسوط اور مدلل مکتوب کے ذریعہ اس غلط فکر کی طرف توجہ دلائی، مگر مذکورہ کتاب میں مسئلہ بعینہٖ موجودہ ہے، جس سے اندازہ ہوا کہ مصنفین اپنے فرسودہ نظریہ پر بدستور مصر ہیں۔ بھیجے گئے خط کے نکات ہنوز ذہن میں تازہ ہیں جن کو افادہ عامہ کے خیال سے حافظہ کی مدد سے ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کرتا ہوں: (ا) اولاً فرماتے ہیں کہ احادیث کی دوسرے درجے کی کتب میں ظہور مہدی کی پیشین گوئیاں بکثرت ملتی ہیں۔۔۔ کتب احادیث کی درجہ بندی کو بنیاد بنا کر اللہ کے حبیب کریم ﷺ کے فرمودات کو غیر اہم قرار دینا ایسے ہی مصنفین کا کام ہے جو مانگے تانگے کے علم کی بنیاد پر ''مصنف'' بننے کی کوششیں کرتے ہیں ورنہ اہل علم کا طریقہ یہ ہے کہ حدیث رسولؐ صحیح سند سے جہاں بھی ملے، جس بھی کتاب میں ملے قابل اعتماد ہوتی ہے، بمصداق حدیث نبوی الحکمۃ ضالۃ المؤمن، یعنی بقول مولانا حالی

حکمت کو مؤمن کا گم گشتہ لال سمجھو - جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

یہاں تک اجازت ہے کہ حدثوا عن اھل الکتاب ولا حرج اہل کتاب کی باتیں نقل کر سکتے ہو مگر نہ ان کی تکذیب کرو نہ تصدیق (بخاری مسلم) یعنی تحقیق کے بعد ان کی بات بھی لی جا سکتی ہے۔

(۲) ثانیاً فرماتے ہیں کہ "بایں ہمہ اس بارے میں اول درجے کی کتب حدیث (بخاری و مسلم) بالکل خاموش ہیں۔" مصنفین حضرات اگر براہ راست علم حدیث سے بہرہ ور ہوتے تو اتنی سطحی بات نہ لکھتے۔ صحیحین میں نہ صرف ظہور مہدی کے بارے میں روایات موجود ہیں بلکہ مقام ظہور اور علامات ظہور کا ذکر بھی ملتا ہے، جیسا کہ ہم مثالوں سے ثابت کریں گے۔ فرق اتنا ہے کہ بخاری مسلم کی احادیث میں لفظ "مہدی" کے بغیر مجمل ذکر ہے اور دیگر کتب حدیث میں نام کے ساتھ مفصل ذکر ہے۔ ظاہر ہے اس سے نفس مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ جس طرح قرآن مجید کا اصول ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا، (قرآن مجید کا بعض، بعض کی تفصیل بیان کرتا ہے) اسی طرح ایک حدیث دوسری حدیث کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ بلکہ حدیث قرآن مجید کی تفصیل بھی بیان کرتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں حضرت خضر کا ذکر ہے مگر نام لیے بغیر۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی احادیث سے ثابت ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں نہیں مانتا کہ قرآن مجید میں خضر علیہ السلام کا ذکر موجود ہے، کیونکہ آپ کا نام لے کر تو قرآن مجید میں ذکر نہیں آیا تو ظاہر ہے اس طرز فکر کو "کٹ حجتی" ہی کہا جا سکتا ہے۔

(۳) ثالثاً فرماتے ہیں کہ ابن خلدون نے مہدی کے ظہور کی تمام روایات کو کمزور ثابت کیا ہے۔ اگر واقعی ابن خلدون نے ان روایات کی تضعیف کی بھی ہے تو بھی ان کی تضعیف یا انکار سے نفسِ مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ ابن خلدون کی شہرت فلسفۂ تاریخ کی وجہ سے ہے نہ علم شریعت اور علم حدیث میں مہارت کی وجہ سے۔ اس مسئلہ پر آپ ائمہ محدثین کی رائے پیش کریں تب آپ کی بات میں وزن پیدا ہوسکتا ہے۔ محدثین تو کجا میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آپ سلف سے خلف تک کسی عالم دین کا بھی حوالہ پیش نہیں کرسکتے، جس نے نظریہ مہدی کی مخالفت کی ہو۔ لے دے کر آپ نے علامہ ابن خلدون کا سہارا لیا ہے، تاہم اس میں بھی آپ نے علمی خیانت کا ارتکاب برتا ہے، کیونکہ علامہ ابن خلدون نے مسئلہ مہدی سے متعلق موافق و مخالف احادیث کا محاکمہ و موازنہ کیا ہے اور بیشتر روایات کی تضعیف کی ہے تو بعض کو صحیح الاسناد بھی کہا ہے اور یہی بات آپ کے خلاف اور ہمارے حق میں جاتی ہے، کیونکہ مسلمہ اصول ہے کہ اگر کسی مسئلہ کے حق میں ایک یا ایک سے زیادہ صحیح الاسناد احادیث یا اقوال یا دلائل ثابت ہوں تو ان کی بنیاد پر مسئلہ محقق ہوجائے گا اور کمزور احادیث و اقوال کو موافقت و متابعت میں بیان کیا جائے گا، لہٰذا ابن خلدون نے جن احادیث کو کمزور ثابت کرنے کے لئے بحث کی ہے، وہ ضعیف ثابت ہوں تو بھی وہ مسئلہ مہدی کے ثبوت کے لئے مضر نہیں کیونکہ نہ کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق تمام احادیث صحیح ہیں اور نہ ہی ضعیف احادیث پر اس نظریہ کی بنیاد قائم ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کا مشغلہ یا مشق سخن فرماتے رہتے ہیں وہ دراصل حقیقت پسندی کا نہیں بلکہ خواہ مخواہ اپنی روایت پرستی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ کیونکہ جب آپ نے ایک بار ایک صحیح الاسناد حدیث کی روشنی میں ایک مسئلہ ثابت کیا تو پھر اسی مسئلہ کی مخالفت میں زور لگانا تحصیل لاحاصل نہیں تو اور کیا ہے؟ مثال کے طور پر آپ خود کہتے ہیں کہ زید ثقہ راوی ہے اور اس کے حوالہ سے نبی ﷺ کا یہ فرمان مبارک صحیح سند سے ثابت ہے کہ آخری زمانہ میں امام مہدی آئیں گے، پھر اگلی سانس میں آپ کہتے ہیں کہ لیکن اس موضوع سے متعلق عمرو کی جو حدیث ہے وہ ثابت نہیں کیونکہ عمرو کمزور راوی ہے، پھر آپ اس بچارے کے خلاف لٹھ لے کر پیچھے پڑجاتے ہیں کہ فلاں نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے، فلاں نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی، فلاں نے کہا کہ آخری عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا۔ غرض "فلاں فلاں" کی گردان لگ جاتی ہے اور جرح و قدح کا جوش کسی کو یہ سوچنے کا موقعہ تک نہیں دیتا کہ جس غریب کے پیچھے آپ نے اتنے سارے لاحقے لگادیے ہیں وہ وہی بات تو کہہ رہا ہے جسے آپ دوسرے راوی کے حوالہ سے پہلے ہی تسلیم کرچکے ہیں۔ اس دوران آپ کو یہ

اصول بھی یاد نہیں رہتا کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ابوہریرہؓ سے شیطان رجیم کے بارے میں فرمایا کہ "صدق الخبیث وھو کذوب" (اس خبیث نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے) یعنی کبھی کبھی جھوٹا آدمی بھی سچ کہہ سکتا ہے، لہٰذا روایت کی سند کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ درایت اور حدیث کے مضمون کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے شیطان نے کہا کہ اگر رات کو آیۃ الکرسی پڑھکر سوئیں گے تو صبح تک اللہ آپ کی حفاظت کے لئے ایک محافظ مقرر کرے گا اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے شیطان کی بتلائی ہوئی بات کی تائید و تصدیق کی (بخاری حدیث نمبر ۳۲۷۵) اور آپ اللہ کے رسولؐ کا بیان کردہ یہ اصول بھی یکسر فراموش کر جاتے ہیں کہ (اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے ان کی باتیں بیان کرو مگر نہ تصدیق کرو نہ تکذیب) کیا آپ کے نزدیک ضعیف راوی توریت و انجیل میں تحریف کرنے والوں سے بھی گئے گزرے ہیں؟ بالخصوص جبکہ ثابت شدہ احادیث کو بیان کرتے ہوں۔

اب ہم ظہور مہدی کے بارے میں علامہ ابن خلدون کا نظریہ بیان کرتے ہیں۔ اپنی کتاب مقدمہ فصل ۵۲ کی ابتدا میں رقمطراز ہیں: "صدیوں سے مسلمانوں میں یہ بات مشہور چلی آرہی ہے کہ آخری زمانہ میں اہل بیت سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو دینِ الٰہی کو دنیا میں قائم کرے گا، عدل و انصاف کو پھیلائے گا، مسلمان اس کی ہمرکابی اختیار کریں گے اور وہ تمام ممالکِ اسلامی پر چھا جائے گا۔ اس شخص کا نام "مہدی" ہوگا۔ پھر ان کے بعد دجال آئے گا اور قیامت کی دوسری نشانیاں ظاہر ہوں گی جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے یا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت مہدی کے ساتھ ساتھ نزول فرمائیں گے اور دجال کو ایک دوسرے کی مدد سے قتل کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام نماز میں امام مہدی کی اقتدا کریں گے۔ ان تمام عقائد میں مسلمان ان احادیث سے حجت لاتے ہیں جن کو ائمہ حدیث نقل کرتے ہیں۔" قارئین کرام! انصاف فرمائیں کہ علامہ ابن خلدون تو امام مہدی کے بارے میں وہی نظریہ بیان فرمارہے ہیں جو عام مسلمانوں کا ہے اور تائید کررہے ہیں کہ یہی بات صحیح احادیث سے ثابت ہے، مگر جانے کیوں "معارف اسلامیہ" کے مہربان مصنفین کو "ظہور مہدی" کے نظریہ سے چڑ ہے اور وہ اپنی بات علامہ موصوف کے منہ میں ڈال کر ان کو "مخالف مہدی" ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ ترمذی اپنی سند سے عاصم بن ابی النجود (جو سات مشہور قاریوں میں سے ہیں) اور زر بن حبیش کے طریق سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی مہدی کے بارے میں حدیث لائے ہیں۔ ابوداؤد بھی اسی حدیث کو ان الفاظ میں لائے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا منی او من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی** (دنیا ختم ہونے میں صرف ایک دن رہ جائے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ دراز کرے گا' یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا وہ میرا ہم نام ہوگا اور اس کا باپ میرے والد کا ہمنام) یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور انہوں نے اس پر سکوت کیا ہے۔ وہ اپنے مشہور رسالہ میں لکھتے ہیں کہ جس حدیث پر سکوت کیا گیا ہے (یعنی اس کی صحت و عدم صحت کی حالت نہیں کھولی گئی) تو وہ حدیث حسن ضرور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یوں ہیں: **لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی** (دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک ہوجائے گا' اور وہ میرا ہم نام ہوگا) ایک روایت میں بجائے "یملک" کے "یلی" ہے دونوں حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ (ص ۳۴۳) آگے ص ۳۴۹ پر لکھتے ہیں کہ "حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح الاسناد بتایا ہے، مگر شیخین نے اس حدیث کو نہیں لیا ہے۔ حاکم کی روایت یوں ہے: "**ثم یظھر الھاشمی فیرد اللہ الناس**

الیٰ الفتھم۔'' (پھر ہاشمی ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی الفت عطا کرے گا) حاکم کی سند میں(ضعیف راوی) ابن لہعیہ نہیں ہے، اس لئے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

ان حوالہ جات سے اچھی طرح معلوم ہوجاتا ہے کہ'' دائرۂ معارف اسلامیہ'' والوں نے خواہ مخواہ علامہ ابن خلدون کو متہم کیا ہے کہ وہ خروج مہدی کے نظریہ کے منکرین میں سے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن خلدون کی بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی کا نام یہ ہوگا''محمد بن عبداللہ''، ''مہدی'' ان کا لقب ہوگا اور نام کی بجائے لقب سے زیادہ مشہور ہوں گے۔ (۴) رابعاً مقالہ نگار لکھتا ہے کہ'' اسی طرح سنیوں کے مستند علمائے دین اس مسئلے پر بحث ہی نہیں کرتے۔۔۔ نسفی، تفتازانی، غزالی نے احیاء العلوم میں بھی مہدی پر کوئی بحث نہیں کی۔۔۔'' غالباً آج تک کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا ہوگا جس نے اپنے نظریہ کے حق میں اس طرح منفی دلیل بازی کی ہو کہ دیکھو جی! فلاں عالم نے اس مسئلہ کو بیان نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ مسئلہ سرے سے ہے ہی نہیں۔ کتب احادیث میں لاکھوں احادیث کا ذخیرہ موجود ہے مگر کسی بڑے سے بڑے محدث نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اگر فلاں حدیث کو میں بیان نہ کروں تو سمجھنا کہ وہ حدیث ثابت ہے ہی نہیں! نہ کسی فقیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جو مسئلہ ہم زیر بحث نہ لائیں اس کے بارے میں یقین کرلیا جائے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ کسی علم وفن کا ماہر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ موضوع سے متعلق میں نے سب کچھ لکھ دیا ہے، جو میں نے نہیں لکھا سمجھ لو کہ وہ خارج میں معدوم ہے۔ خود امام غزالی وغیرہ متذکرہ بالا علماء میں سے بھی کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ جس مسئلہ یا جس نظریہ کا ذکر ہم نہ کریں اسے کالعدم سمجھا جائے، یہ ہے لوگوں کا مبلغ علم۔ (۵) آگے چل کر مقالہ نگار نے مدعیان مہدیت کی فہرست پیش کرکے یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ دیکھو جی! اب تک کتنے سارے جھوٹے مہدی پیدا ہوچکے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نظریہ ہی باطل ہے۔

اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ اب تک کتنے نقلی مسیح پیدا ہوچکے ہیں کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ واقعی حضرت مسیح ابن مریم آخری زمانہ میں آسمان سے نازل نہیں ہوں گے؟ فما جوابکم فھو جوابنا۔ (۶) ان حضرات کی علمی خیانتکاری کا ایک اورنادر نمونہ ملاحظہ فرمایئے کہ نظریہ مہدی کی مخالفت میں ابن ماجہ کی یہ حدیث پیش کی ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم (عیسیٰ ابن مریم ہی مہدی ہیں) حالانکہ ان کے علامہ ممدوح نے اس حدیث کو یوں ضعیف ثابت کیا ہے کہ'' ۔۔۔گویا حدیث مرسل ہے۔ بیہقی کہتے ہیں کہ راوی محمد بن خالد مجہول ہے اور ابان بن ابی عیاش متروک الحدیث ہے اور حسن بصری چونکہ براہ راست نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں(حالانکہ وہ صحابی نہیں ہیں) اس لئے حدیث منقطع بھی ہے۔لہذا یہ حدیث ضعیف بھی ٹھہری اور مضطرب بھی۔'' (ابن خلدون کا کلام پورا ہوا) اسے کہتے ہیں خودرا فضیحت دیگر را نصیحت۔جو لوگ بڑے دھڑلے سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ''نظریہ مہدیؑ'' کی بنیاد ضعیف روایات پر ہے، وہ کس طرح دھٹائی کے ساتھ ضعیف روایت کا سہارا لیتے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قومی سطح کے علمی ادارے بھی جس پر سالانہ کروڑوں اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں، کس قدر اخلاقی اور علمی دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم اس روایت کو روایتاً اور درایتاً یعنی عقلاً ونقلاً دونوں طرح سے غلط ثابت کرتے ہیں۔ بخاری ومسلم سمیت دیگر کتب احادیث کی سینکڑوں روایات سے ثابت ہے کہ سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شخصیت الگ ہے اور سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کی شخصیت بالکل ہی الگ۔ حضرت عیسیٰ کے القاب قرآن و حدیث میں ''روح اللہ''۔''مسیح ابن مریم''۔''کلمۃ اللہ''۔''نبی اللہ''۔'' رسول اللہ'' تو ثابت ہیں مگرآپ کے لئے ''مہدی'' کا لقب دائرہ معارف اسلامیہ والوں کی اپنی دریافت ہے۔

قارئین کرام! ظہورمہدی کے بارے میں احادیث اتنی کثیر ہیں کہ شاید ہی کسی اور موضوع پر ہوں۔ ''المکتب

الراشدیۃ'' سعید آباد میں ایک سعودی اسکالر کی پی ایچ ڈی کی ڈگری بنام''المہدی'' موجود ہے جس میں سات سو احادیث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار لکھتا ہے کہ موضوع زیر بحث پر کم از کم ساڑھی تین سو احادیث صحیح، حسان، حسن لغیرہ، صحیح لغیرہ اور قابل اعتماد ہیں اور دیگر احادیث ضعیف ہیں، جو متابعات میں پیش کی گئی ہیں۔ موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لئے مذکورہ کتاب بنام''المہدی'' بہت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

اب ہم بخاری مسلم کی چند احادیث کا ذکر کرتے ہیں جس میں امام مہدی کا ذکر موجود ہے تاکہ معترضین و منکرین کا یہ گمان بھی باطل ثابت ہوجائے کہ حدیث کی اول درجہ کی کتب میں''نظریہ مہدی'' کا ذکر نہیں: **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ، مسلم بیان نزول عیسیٰ - وکتاب الحج)** (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا یعنی تمہاری خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور امام تم میں سے ہی ہوگا۔)

تشریح: ''امام تم میں سے ہوگا۔'' بخاری و مسلم دونوں کے الفاظ ہیں، دیگر روایات میں ہے کہ صبح کا وقت ہوگا، مسلمان دمشق کی جامع مسجد میں نماز کے لئے جمع ہوں گے اور دجال ان کا گھیراؤ کیے ہوگا، اس دوران حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کے امام عرض کریں گے کہ ''**تقدم یا روح اللہ صــــــل**'' (اے اللہ کے روح! تشریف لائیے! نماز پڑھائیے!!) حضرت عیسیٰ امت مسلمہ کی عزت افزائی کے لئے فرمائیں گے کہ بلکہ آپ حضرات ایک دوسرے کے امام ہیں، آپ ہی نماز پڑھائیں۔'' ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ وہ عظیم امام، جو حضرت عیسیٰ کے نزول سے قبل دجال سے معرکہ آرائی میں معروف ہو، وہ دجال عظیم جس کے فتنہ سے ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا، یہاں تک کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا، جس کے شر سے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ بھی پناہ مانگتے تھے، کیونکہ ایسا عظیم فتنہ عالم انسانیت میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوگا، ایسا عظیم امام''امام مہدی'' نہیں ہوگا تو آخر اور کیا ہوگا؟ خدائی کے جھوٹے مدعیوں کا مقابلہ کرنا یقیناً انبیائے کرام کی سنت ہے، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی سنت ہے، لہٰذا وہی شخص اس زمانہ میں''امام المہدیین'' ہوگا جس کو احادیث صحیحہ میں''امام مہدی'' فرمایا گیا ہے اور جو اہلبیت رسولؐ میں سے ہوگا اور جس کی پیشنگوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ صدیاں پہلے فرمائی ہے، جو آخرکار پوری ہونی ہے۔ آخر''جس ہستی کے پیچھے حضرت عیسیٰ جیسے اولوا العزم رسول آکر نماز پڑھیں، اس کے امام مہدی ہونے میں کس کو شک ہے؟

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یغزو جیش الکعبۃ، فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف باولھم وآخرھم." قالت: قلت: یا رسول اللہ! کیف یخسف باولھم وآخرھم وفیھم اسواقھم ومن لیس منھم؟ قال: "یخسف باولھم وآخرھم، ثم یبعثون علی نیاتھم." (صحیح البخاری: حدیث نمبر ۲۱۱۸ باب ھدم الکعبۃ)

فی روایۃ مسلم عبث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامہ فقلنا لہ صنعت شیئا لم تکن تفعلہ، قال: العجب ان ناسا من امتی یؤمون ھذا البیت لرجل من قریش. وزاد فی روایۃ اخری ان ام سلمۃ قالت ذلک زمن ابن الزبیر، وفی اخری ان عبداللہ بن صفوان احد رواۃ الحدیث عن ام سلمۃ قال: واللہ ما ھو ھذا الجیش. (فتح الباری کتاب البیوع: ۴/۳۴۰) یعنی ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا جب اس جگہ آئے گا جہاں سے اہل مدینہ احرام باندھتے ہیں تو اول سے آخر تک زمین میں غرق کردیا جائے گا۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ سرکار عالم! اس میں تو وہ لوگ بھی ہوں گے

جو عام کاروباری ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان حملہ آوروں میں سے نہیں ہوں گے۔ ان کو کیوں غرق کردیا جائے گا؟ فرمایا کہ (ان فتنہ بازوں کے ساتھ شامل ہونے کی بناپر) سب کوغرق کردیا جائے گا پھر قیامت کے دن سب کو ان کی نیتوں کے اعتبار سے اٹھایا جائے گا۔(بخاری) اس کی شرح میں مشہور شارح حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ(ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ) ایک دن نبی اکرم ﷺ سوئے ہوئے تھے اور سمجھ میں نہ آنے والی گفتگو فرمارہے تھے، بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ سرکار! آج آپ خلاف معمول نیند میں گفتگو فرمارہے تھے۔ فرمایا کہ مجھے تعجب ہوا کہ میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک شخص کو گرفتار کرنے کے لئے بیت اللہ پر حملہ آور ہوں گے(جوراستہ میں ہی غرق کردیے جائیں گے) ایک روایت کے مطابق ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث فتنہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں بیان فرمائی جب قتل امام حسینؓ کے بعد آپؓ نے مکہ میں حکومت قائم کی تو یزیدی فوج مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں مدینہ منورہ کی حرمت پامال کرنے کے بعد آپؓ سے لڑنے کے لئے مکہ پر حملہ آور ہونے کے لئے چل پڑی۔ حدیث کے راوی عبداللہ بن صفوان قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ یہ وہ لشکر نہیں جس کے غرق ہونے کی نبی اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے۔ مسلم کی حدیث میں جس شخص کو"رجـــل مـــن قـــریـــش" (قریشی شخص) کہا گیا ہے، دیگر روایات میں اسی کو امام مہدی فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ مدینہ منورہ سے باہر زوراء کے مقام پر اس وقت کا حکمران قتل و غارتگری کا بازار گرم کرے گا، امام مہدی (جنہیں شاید ابھی معلوم نہ ہوگا کہ میں ہی وہ مہدی ہوں جس کے لئے صدیوں سے کروڑوں اربوں مظلوم انسان منتظر ہیں)اس بربریت کے خلاف سخت احتجاج کریں گے۔ آپ کو گرفتار کرنے کے لئے سرکاری مشنری متحرک ہوجائے گی۔ آپ بیت اللہ شریف میں جاکر پناہ لیں گے۔ ظالم یزیدی (جسے احادیث میں سفیانی کہا گیا ہے) آپ کے تعاقب میں بڑی فوج بھیجے گا جب "بیداء" نامی جگہ پر فوج پہنچے گی جس کی تعداد بعض روایات میں ڈھائی ہزار بتائی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ"اے جبریل! ان سے بدلہ لے" جبریل امین علیہ السلام ایڑی ماریں گے تو زمین پھٹ جائے گی اور پوری جارح فوج زمین میں غرق ہوجائے گی، صرف "بشیر" اور "نذیر" باقی بچے گا۔ یعنی ایک شخص جاکر اس جارح سفیانی کو بتائے گا تیری فوج زمین میں دھنس گئی،لہٰذا تیرے اقتدار کا سورج غروب ہوچکا،کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ علامت بتائی ہے ظہور مہدی کی اور جس شخص کو تو گرفتار کرنا چاہتا ہے وہی ہیں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ۔ دوسرا شخص حرم بیت اللہ شریف میں پناہ گزیں شخص کو جاکر بشارت دے گا آپ ہی "امام مہدی" ہیں کیونکہ سرکار دو عالم نے آپ کے ظہور کی یہی علامت بیان کی تھی۔ یہ خلاصہ ہے ان بہت سی روایات کا جو کتب احادیث میں مفصل موجود ہیں اور جس کو بخاری و مسلم میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ"مقام بیداء پر زمین پھٹ جائے گی اور اس میں پورا لشکر غرق ہوجائے گا۔" ہر شخص خود بخود اندازہ کرسکتا ہے کہ بخاری و مسلم میں ظہور مہدی کا ذکر ہے یا نہیں؟

فرات کے کنارے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونے کی حدیث

بخاری شریف (حدیث نمبر۷۱۱۹ کتاب الفتن باب خروج النار) میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ **یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا** (عنقریب (عراق کے) دریائے فرات پر سونا پہاڑ ظاہر ہوگا، پس جو شخص حاضر ہو اسے چاہئے کہ اس میں سے کچھ نہ لے) مسلم میں یہی حدیث حضرت ابوہریرہ اور ابی بن کعب کے حوالہ سے یوں ہے کہ اس خزانہ کے حصول کے لئے زبردست خونریزی ہوگی جس میں ننانوے فی صد لوگ مرجائیں گے۔ حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر شارح صحیح بخاری

فرماتے ہیں کہ "حدیث کے الفاظ ہیں کہ جو شخص اس واقعہ کے وقت حاضر ہو اسے چاہئے کہ اس میں سے کچھ نہ لے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا ایسی حالت میں ظاہر ہوگا کہ جس کا لینا ممکن ہوگا، پس ممکن ہے کہ سونے کے دینار ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ سونے کے ٹکڑے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ سونے کی مٹی ہو۔ اس کی تائید مسلم میں ابو ہریرہ کی اس مرفوع حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں اللہ کے رسول نے فرمایا: زمین (قرب قیامت کے وقت) سونے اور چاندی کے ستون اپنے اندر سے نکال باہر پھینکے گی، پس قاتل آئے گا تو وہ کہے گا اس کو حاصل کرنے کے لئے میں نے لوگوں کو قتل کیا اور چور آئے گا تو وہ دیکھ کر اس سے کہے گا کہ اسی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ سونا اور چاندی ان کو دیا جائے گا تو اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔ ابن تین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات کے کنارے ظاہر شدہ سونے کے پہاڑ سے لینے سے اس لئے منع فرمایا کہ وہ اہل اسلام کی مشترکہ ملکیت ہوگی جس کو بغیر کسی حق کے نہیں لیا جاسکتا اور اگر کوئی لے گا تو مال کی کثرت کی وجہ سے لینے کے بعد اسے ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مجھ پر جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مال لینے سے اس لئے منع وارد ہے کہ فتنہ و فساد کا امکان ہوگا۔ ممکن ہے کہ ممانعت کی حکمت یہ بھی ہو کہ قیامت کے قریب ہونے کی وجہ سے لینے میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو "خروج النار" کے باب میں بیان کیا ہے۔ اس کے بعد مجھ پر دو ترجیحات ظاہر ہوئیں: پہلا احتمال یہ ہے کہ امام مسلم نے ابو ہریرہؓ سے دوسرے طریقے سے یہی حدیث بیان کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: يحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتتل عليه الناس فيقتل من كل مائة تسع و تسعون ويقول كل رجل منهم لعلي اكون انا الذي انجو واخرج مسلم ايضاً عن ابي بن كعب قال لا يزال الناس مختلفة اعناقهم في طلب الدنيا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يحسر الفرات عن جبل من ذهب فاذا سمع به الناس ساروا اليه فيقول من عنده لان ترك الناس ياخذون منه ليذهبن به كله. قال فيقتتلون عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون.

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا کہ خزانہ ظاہر ہوگا تو زبردست قتل عام ہوگا۔۔۔) حافظ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ حشر کی آگ نکلنے کے وقت ہو اور ممکن ہے کہ اس سے پہلے ظاہر ہو کیونکہ ابن ماجہ نے ثوبان کی مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة فذكر الحديث في المهدي۔ پس (تمہارے خزانہ پر تین حکمران جنگ کریں گے، سب کے سب خلیفہ کے لڑکے ہوں گے) اس کے ابن ماجہ نے ظہور مہدی کی حدیث بیان کی۔ پس اگر کنز سے مراد وہی کنز ہے جس پر تین خلفاء کے مابین لڑائی ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ واقعہ ظہور مہدی کے وقت اور حضرت عیسیٰ کے نزول سے اور حشر کی آگ سے پہلے ہوگا۔ واضح ہو کہ احمد اور ابن ماجہ میں بحوالہ محمد بن عمرو ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ: اس خزانے کے ظہور کے وقت لوگ لڑ پڑیں گے، یہاں تک کہ دس میں سے نو افراد قتل ہوجائیں گے۔ لیکن یہ روایت شاذ ہے اور صحیح وہی حدیث ہے جو مسلم کے حوالے سے اوپر بیان کی گئی۔ (حافظ ابن حجر کا قول پورا ہوا) عرض کرتا ہے راقم الحروف بظاہر حدیث کے الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں روایات کو اپنے اپنے محمل پر رکھا جائے یعنی مسلم کی روایت کو قرب قیامت پر موقوف سمجھا جائے اور احمد و ابن ماجہ کی روایت کو ظہور مہدی سے قبل مراد لیا جائے۔ اس صورت میں "خزانہ" سے مراد "سیال سونا" (پیٹرول) اور دس میں سے نو افراد کے قتل کا مطلب ہوگا کہ وسیع پیمانے پر تیل کی سیاست پر خونریز جنگ ہوگی، جیسا کہ عرصہ سے علاقہ میں جنگیں ہورہی ہیں اور یہ جنگیں ظہور مہدی تک جاری رہیں گی، جن میں ایک تہائی لوگ مرجائیں گے۔

(۴) مسلم ج۲ ص۳۹۳ میں نافع بن عقبہ کی روایت

ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ "۔۔۔۔تم عیسائیوں سے لڑوگے اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر بھی فتح دے گا۔ اس کے بعد تم دجال سے لڑوگے اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔"
مسلمانوں کے اہل یورپ پر فتحیاب ہونے کے بارے میں بخاری میں بھی حدیث موجود ہے جو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ

ثم ھدنة تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون، فیأتونکم تحت ثمانین غایة، تحت کل غایة اثنا عشر الفا۔" (بخاری ص ۵۲۹ حدیث: ۳۱۷۶) پھر تمہارے اور عیسائیوں کے درمیان صلح ہوگی، پھر وہ غداری کریں گے اور تم پر اسی (۸۰) ممالک کی افواج حملہ آور ہوگی ہر ملک کی فوج کی تعداد بارہ (۱۲) ہزار ہوگی یعنی عیسائیوں کی کل تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوگی۔ دونوں احادیث کی تشریح ہم پچھلے مضمون میں کرچکے ہیں۔ بخاری و مسلم کی یہ حدیث بھی ظہور مہدی پر دلالت کرتی ہے، اس لئے مخالفین کے زعم باطل کو ختم کرنے کے لئے مکرر پیش کی گئی ہیں، کیونکہ عالم اسلام پر کفار و مشرکین کی اتنی زبردست افواج کا مل کر حملہ کرنا اور مسلمانوں کا کامیابی کے ساتھ ان مقابلہ کرنا اور بالآخر ان کا کامیاب ہوجانا اور کفار و مشرکین کا ناکام ہوجانا اور اتنا بڑا واقعہ دجال سے پہلے رونما ہونا یہ معنیٰ رکھتا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو بہت بڑی عالمی قوت حاصل ہوگی، اتنی بڑی عالمی قوت کہ امریکہ جیسی سپر پاور حکومتیں بھی ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گی اور ظاہر ہے کہ مغرب و امریکہ پر مسلمانوں کے غالب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحد ہوکر مضبوط اسلامی حکومت قائم کریں اور مضبوط اسلامی حکومت اسی وقت تک ممکن ہے جب مسلمانوں میں ایک عظیم معجزاتی عالمگیر شخصیت پیدا ہو، جو امت مسلمہ میں قائم منافقین کی خانہ ساز چھوٹی چھوٹی امریکہ کی ربڑ اسٹیمپ حکومتوں کا خاتمہ کرکے ان کو نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاک کاشغر ایک لڑی میں پرو دے۔ چنانچہ کافی روایات میں امام مہدی کو فاتح مغرب کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے جن میں سے چند ایک بحوالہ حاوی للفتاوی درج ذیل ہیں۔

عن علی قال: اذا بعث السفیانی الی المھدی جیشا فخسف بھم بالبیداء وبلغ ذالک اھل الشام قال: لخلیفتھم قف خرج المھدی فبایعه وادخل فی طاعته والا قتلناک فیرسل الیھم بالبیعة ویسیر المھدی حتی ینزل بیت المقدس وتنقل الیه الخزائن ویدخل العرب والعجم واھل الحرب والروم وغیرھم فی طاعته من غیر قتال (ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ بیداء میں لشکر غرق ہونے کی خبر اہل شام کو پہنچے گی تو وہ اپنے حکمران "سفیانی" کو کہیں گے دفع ہوجا اب تیرا اقتدار ختم ہوگیا، امام مہدی ظاہر ہوچکے، اس کی بیعت کر ورنہ ہم تجھے قتل کردیں گے۔ تب سفیانی امام کی بیعت کا اعلان کریں گے، امام بیت المقدس (اسرائیل) کو فتح کرنے کے لئے چل پڑیں گے۔ خزانے آپ کی طرف منتقل ہوجائیں گے۔ عرب و عجم اور حربی عیسائی ممالک بغیر قتال کے آپ کی قیادت میں مجتمع ہوجائیں گے۔

واخرج الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرة قال: قال رسول اللہ ﷺ: "یخلین الروم علی وال من عترتی اسمه یواطیٔ اسمی فیقتتلون بمکان یقال له العماق فیقتتلون من المسلمین الثلث او نحو ذالک ثم یقتتلون یوما آخر فیقتل من المسلمین نحو ذالک ثم یقتتلون الیوم الثالث فیکون علی الروم فلا یزالون حتی یفتتحوا القسطنطنیة فبینما ھم یقتسمون فیھا بالاترسة اذ اتاھم صارخ ان الدجال قد خلفکم فی ذراریکم۔"

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رومی یعنی عیسائی ممالک کو لازماً میری عترت کے ایک فرمانروا کے آگے جھکنا پڑے گا، جو میرا ہم نام ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ، عماق نامی ایک جگہ (مراد ہے ملکِ شام) میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی لڑائی ہوگی۔ پہلے دن مسلمانوں کی لگ بھگ ایک تہائی فوج شہید

ہوجائے گی۔ دوسرے دن بھی مسلمانوں کی اتنی ہی تعداد شہید ہوجائے گی۔تیسرے دن پھر فریقین میں لڑائی ہوگی اور مسلمان عیسائیوں پر غالب آجائیں گے۔ پھر مسلسل عیسائیوں کو شکست پر شکست آتی رہے گی یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ پھر اس دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کوئی چیخنے والا چیخے گا (یا نشریاتی اداروں کے ذریعہ اعلان ہوگا کہ) دجال تمہارے گھروں میں آدھمکا۔

یہ روایت مسلم اشراط الساعۃ میں قدرے مختلف الفاظ میں اس طرح وارد ہے: لاتقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق اوبدابق فیخرج الیھم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لاواللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عنداللہ ویفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطنیۃ (ترجمہ) اللہ کے رسول نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عیسائی افواج شام کے شہروں اعماق یا دابق میں اتریں گی یعنی مسلمانوں سے لڑتے لڑتے شام پر قابض ہوجائیں گی، ان کے مقابلے کے لئے اہل مدینہ کا لشکر آگے آئے گا جو اس وقت روئے زمین میں سب سے بہترین لوگ ہوں گے۔ عیسائی کہیں گے کہ تم ہٹ جاؤ ہم ان سے لڑنا چاہتے ہیں جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا۔ مسلمان کہیں گے خدا کی قسم ہرگز ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہیں چھوڑیں گے پھر وہ ان کے ساتھ لڑیں گے یہاں تک کہ اسلامی فوج میں سے ایک تہائی بھاگ جائے گی اللہ ان کی ہرگز توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی شہید ہوجائے گی جو اللہ کے نزدیک افضل شہداء ہیں اور ایک تہائی فاتح بنے گی جو قسطنطنیہ کو فتح کریں گے(مسلم اشراط الساعۃ ص۳۹۲)

تشریح: ان احادیث سے چند اہم باتیں معلوم ہوئیں:(۱) حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی احادیث صحیح ہیں اور بخاری مسلم سمیت تمام کتب احادیث میں موجود ہیں۔اس لئے ان لوگوں کا نظریہ بداہتاً غلط ہے جو"ظہور مہدی" کو شیعی تخیل بتاتے ہیں۔ (۲) حرمین کے مابین لشکر غرق ہونے کے عظیم واقعہ کے نتیجہ میں امام مہدی ظاہر ہوجائیں گے (۲) امام مہدی سے پہلے عالم عرب کی قیادت شامیوں کو حاصل ہوگی، جن کی قیادت ایک "سفیانی" کرے گا یعنی جس طرح حضرت امام مہدی نبی اکرمﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے، اسی طرح ابوسفیان جو نبی اکرمﷺ کے زمانہ میں کفار مکہ کا سردار تھا، آنے والے زمانے میں بھی اسی کی نسل سے ایک شخص علاقہ میں کفر و شرک کا امام اور فتنہ و فساد کا مرکز و منبع ہوگا۔روایات کے مطابق یہ شخص اتنا طاقتور ہوگا کہ مصر، عراق،حجاز، اسرائیل، ترکی پر بھی غالب آجائے گا،چنانچہ حرمین کے مابین جو لشکر غرق ہوگا وہ بھی اسی کا ہوگا جو شام اور بروایت دیگر عراق سے خصوصی احکامات کے تحت مدینہ منورہ بلایا جائے گا۔عام مسلمان یہ علامت دیکھنے کے بعد خود بخود حضرت امام مہدی کو اپنا رہبر مانیں گے اور حکمرانوں کا بستر بوریا گول کردیں گے۔ (۳) امام مہدی اسرائیل کو فتح فرمائیں گے اور اسرائیل کو بچانے کے لئے مغربی ممالک جتنی بھی جنگیں کریں گے اس میں نہ صرف ان کو شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا بلکہ عیسائیوں کی کمر ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گی یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ (سورہ توبہ)۔۔۔یعنی یہ یہودی عیسائی، مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اللہ اپنا نور پورا کرکے رہے گا ۔یہ وعدہ الٰہی ایک بار پھر پورا ہوگا (۴) جتنے بھی اقتصادی اثاثے اور خزانے ہوں گے وہ امام مہدی کے تصرف میں آجائیں گے جس کی وجہ سے خلافت اسلامی دنیا کی طاقتور ترین سلطنت ہوجائے گی یہاں تک کہ جب کوئی امام مہدی سے مال مانگے گا تو آپ فرمائیں گے بیت المال سے جھولیاں بھر بھر کر لے لو۔اس طرح وہ مسلمان جو اس وقت کشکول لے لے کر امریکہ سے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں وہ دنیا والوں کو

نوازیں گے۔ بعض روایات میں حضرت امام مہدی کی ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ ویستخرج الکنوز (آپ خزانے نکالیں گے) آپ کونسے کونسے خزانے نکالیں گے؟ یہ بہت دلچسپ اور طویل بحث ہے، جسے اگلے مضمون کے لئے اٹھائے رکھتے ہیں۔ یہاں اتنا سمجھنا چاہئے کہ آپ کے زمانہ میں یورپی اقوام کی غارتگری کا ہمیشہ کے لئے سدباب ہوجائے گا اور ہزاروں برس سے عیسائی حکمران مسلمانوں کی جو دولت لوٹ لوٹ کر جمع کر رہے ہیں وہ ان سے واپس لے لیں گے، جس کی وجہ سے ہر طرف خوشحالی کا دور دور ہوگا۔(۵) قسطنطنیہ یعنی موجودہ ترکی کو فتح فرمائیں گے جو اس وقت ایک سیکولر ریاست میں بدل چکی ہے اور مغرب سے منتھی ہوچکی ہے یا ممکن ہے کہ آگے چل کر ناٹو اور امریکہ اس پر براہ راست اسی طرح قبضہ کرلیں، جس طرح فلسطین پر قبضہ کرچکے ہیں۔ چنانچہ امام مہدی ان سے یہ قبضہ چھڑائیں گے۔(۶) عالم اسلام میں مغربی اقوام کی شکست و ریخت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام یورپ کے اندر بھی فاتحانہ حیثیت میں داخل ہوگا اور اس سیل رواں کو پھر کوئی روک نہیں سکے گا۔ یہی وہ تصور ہے جس نے مغربی قائدین کو ان کے ایوانوں میں بھی متزلزل کردیا ہے، جس کا انسداد کرنے کے لئے وہ اسی طرح کی کاروائیاں کررہے ہیں جس طرح ہر دور کے فرعون کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ع

نورخدا کفر کی حرکت پر خندہ زن ہے
پھونکوں سے یہ چراغ بجھا ہے۔ بجھایا جائے گا

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

توبہ کرنے اور ایمان والوں کیلئے عرش اٹھانے والے فرشتے دعا کرتے ہیں

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ (سورۃ المومنون پ۲۴)

ترجمہ: جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو اس کے گرد ہیں، پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے، اے پروردگار ہمارے! ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور علم میں سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر اور بچا ان کو آگ کے عذاب سے۔